Al Qalam
پارَہ
تَبٰرَكَ الَّذِىْ
۲۹
اَلْقَلَمْ پَبْلِیکِیشَنز
پرائیویٹ لمٹیڈ

اٰیَاتُهَا ٣٠ (٦٧) سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (٧٧) رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرُ ۨ ﴿١﴾ الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ﴿٢﴾ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ
مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى
مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ
خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ
وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾
وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۙ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ
مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِىَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ
يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۵ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا
مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾
وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾

اُنتیسواں پارہ۔تبَارَکَ الَّذِیْ (بڑا برکت والا ہے وہ)

سورہ (٦٧)

آیتیں: ٣٠ — اَلْمُلْک (سلطنت) — رکوع: ٢

مختصر تعارف

اس مکی سورت میں ٣٠ آیتیں ہیں۔عنوان پہلی آیت کے لفظ ''الْمُلْک'' یعنی سلطنت سے لیا گیا ہے۔سورت میں نہایت مختصر انداز میں اسلامی تعلیمات کا تعارف پیش ہوا ہے۔کافروں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اُنہیں اُن کی ناشکری کی سزا ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (١) جب کافر آگ میں جھونکے جائیں گے

(١) بڑا برکت والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں سلطنت ہے۔وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(٢) جس نے موت اور زندگی پیدا کیے، تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔ وہ بڑا زبردست، بڑا بخشنے والا ہے۔(٣) جس نے اوپر تلے سات آسمان بنائے۔تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہ پاؤ گے۔ذرا پلٹ کر تو دیکھو، کیا کہیں کوئی فرق نظر آتا ہے؟

(٤) پھر بار بار نگاہ دوڑاؤ، نگاہ ناکام ہوکر اور تھک کر تمہاری طرف پلٹ آئے گی۔

(٥) یقیناً ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔ہم نے اُنہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔اُن کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(٦) جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا ہے، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

(٧) جب یہ لوگ اس میں جھونکے جائیں گے، تو اس کے دہاڑنے کی آواز سنیں گے اور وہ جوش کھا رہی ہوگی،

(٨) غصے سے پھٹی جاتی معلوم ہوگی۔جب بھی اُس میں کوئی گروہ پھینکا جائے گا، تو اُس کے محافظ اُن سے پوچھیں گے: ''کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا تھا؟'' (٩) وہ جواب دیں گے: ''ہاں! کیوں نہیں، ہمارے پاس خبردار کرنے والا آیا تھا۔مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہہ دیا: اللہ تعالیٰ نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا۔تم تو بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔''

(١٠) وہ کہیں گے: ''اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو اس بھڑکتی ہوئی آگ والوں میں شامل نہ ہوتے۔''

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ
یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَاَسِرُّوْا
قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا
یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ
لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ
وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ
الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ
یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا
اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا
الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ
جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ
غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ ۚ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ
بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ
اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾

ع ۱۴

وقف لازم
وقف منزل
وقف غفران

(۱۱) غرض انہوں نے اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا۔ لعنت ہے ان آگ میں ڈالے جانے والوں پر۔
(۱۲) جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے ڈرتے ہیں، اُن کے لیے یقیناً بخشش اور بڑا اجر ہے۔
(۱۳) تم اپنی بات چاہے راز میں رکھو یا اسے اونچی آواز سے کہو، وہ تو یقیناً دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔ (۱۴) کیا وہی نہ جانے گا، جس نے پیدا کیا ہے؟ وہ یقیناً باریکی سے دیکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

رکوع (۲) کافروں کو کون بچا سکتا ہے؟

(۱۵) وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ہموار کر رکھا ہے۔ سو تم اُس کے رستوں میں چلو پھرو، اس کا دیا رزق کھاؤ پیو، اسی کی طرف دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔
(۱۶) کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ جو آسمان میں ہے؟ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے اور پھر یہ (زمین) یکا یک ہچکولے کھانے لگے۔
(۱۷) یا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ جو آسمان میں ہے وہ تم پر ایک پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیج دے؟ پھر تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ میری تنبیہ کیسی ہوتی ہے۔
(۱۸) ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ جھٹلا چکے ہیں۔ تو پھر کیسا تھا میرا غضب۔
(۱۹) کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرندوں کو پر پھیلائے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے نہیں دیکھتے؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جو انہیں تھامے ہوئے ہو۔ یقیناً وہ ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔
(۲۰) بھلا ایسا کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر اللہ تعالیٰ کے سوا تمہاری مدد کرسکتا ہو؟ یقیناً یہ کافر تو نرے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔
(۲۱) وہ کون ہے جو تمہیں روزی دے سکتا ہو، اگر وہ (اللہ تعالیٰ) اپنا رزق روک لے؟ مگر یہ لوگ تو سرکشی اور بے زاری پر اَڑے بیٹھے ہیں۔
(۲۲) کیا جو شخص سر جھکائے چل رہا ہو، وہ صحیح راہ پانے والا ہے یا وہ جو سیدھا جا رہا ہو؟

قُلْ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ
وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۲۳ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ
فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۲۵ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ
اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۲۶ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝۲۷ قُلْ
اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ
الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۲۸ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ
وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲۹
قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ۝۳۰ ع

ع ۲/۱۶

اٰیَاتُهَا ۵۲ (۶۸) سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّیَّةٌ (۲) رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ۙ ۝۱ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
بِمَجْنُوْنٍ ۚ ۝۲ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ ۝۳ وَ اِنَّكَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴ فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ ۙ ۝۵ بِاَىیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝۶

(۲۳) ان سے کہو ''وہی ہے جس نے تمہاری پرورش کی اور تمہیں کان، آنکھیں اور دل دیے۔ مگر تم کم ہی شکرادا کرتے ہو۔'' (۲۴) کہو ''وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر پھیلایا ہے اور اسی کے پاس تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔'' (۲۵) وہ کہتے ہیں ''اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟'' (۲۶) کہو ''(اس کا) علم تو یقیناً صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ یقیناً میں تو بس ایک صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔'' (۲۷) پھر جب انہوں نے اسے قریب دیکھ لیا تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے۔ اُن سے کہا گیا ''یہی ہے وہ جسے تم مانگا کرتے تھے۔'' (۲۸) ان سے کہو کہ ''کیا کبھی تم نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ چاہے مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے، مگر کون ہے جو کافروں کو دردناک عذاب سے بچالے گا؟''
(۲۹) ان سے کہو: ''وہ بڑا مہربان ہے۔ ہم اُسی پر ایمان لائے ہیں۔ اور اُسی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔ سو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون ہے وہ جو کھلی گمراہی میں ہے۔'' (۳۰) ان سے کہو: ''بھلا دیکھو تو سہی اگر تمہارا پانی (کنویں کی زمین میں) نیچے اُتر جائے تو کون ہے جو تمہیں بہتا ہوا پانی لا دے؟''

سورہ (۶۸)

آیتیں: ۵۲ — اَلْقَلَم (قلم) — رکوع: ۲

مختصر تعارف

ایک حرف مقطع سے شروع ہونے والی اس مکی سورت میں ۵۲ آیتیں ہیں۔ عنوان پہلی آیت سے لیا گیا ہے، جس میں قلم کا ذکر ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق کی دعوت شروع کی تو کافر آپ کو مجنوں کہنے لگے۔ اس سورت میں قلم اور تحریر کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کسی دیوانے کی باتیں ہرگز نہیں ہیں۔ اس کا دوسرا نام سورہ نٓ بھی ہے، کیونکہ یہ حرف مقطع نٓ سے شروع ہوتی ہے۔ سورت میں ان تین موضوعوں پر روشنی ڈالی گئی ہے: (ا) مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب، (ب) مخالفوں کو تنبیہ اور نصیحت، اور (ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبر کی تلقین۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (۱) تکبر کرنے والے باغ والوں کا قصہ

(۱) ن، قسم ہے قلم کی اور اس کی جو یہ لکھ رہے ہیں، (۲) کہ تم اپنے پروردگار کے فضل سے مجنون نہیں ہو۔ (۳) یقیناً تمہارے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ (۴) بیشک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔ (۵) سو تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے، (۶) کہ تم میں سے کون راہ راست سے برگشتہ ہے؟

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۪ وَ هُوَ اَعْلَمُ

بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ

فَیُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ﴿۱۰﴾ ۙ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ

بِنَمِیْمٍ ﴿۱۱﴾ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾ ۙ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ

زَنِیْمٍ ﴿۱۳﴾ ۙ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۴﴾ ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا

قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ

كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ﴿۱۷﴾ ۙ

وَ لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَیْهَا طَآىٕفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ نَآىٕمُوْنَ ﴿۱۹﴾

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِیْمِ ﴿۲۰﴾ ۙ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ ۙ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى

حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ ۙ

اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾ ۙ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ

قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ ۙ بَلْ نَحْنُ

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْ لَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾

(۷) یقیناً تمہارا پروردگار ہی اسے بھی خوب جانتا ہے جو اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ وہ انہیں بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے راستہ پر چلتے ہیں۔ (۸) سو تم (ان) جھٹلانے والوں کا کہنا مت مانو!
(۹) یہ تو چاہتے ہیں کہ کچھ تم نرمی اختیار کرو تو کچھ یہ بھی نرم ہو جائیں۔
(۱۰) کسی ایسے شخص کا کہنا مت مانو جو بہت زیادہ قسمیں کھانے والا کمینہ ہو، (۱۱) طعنے دینے والا ہو، چغلیاں کھانے والا ہو، (۱۲) بھلائی سے روکنے والا ہو، حد سے بڑھنے والا ہو، گناہ گار ہو، (۱۳) بدمزاج ہو اور ساتھ ہی بداَصل بھی ہو، (۱۴) چونکہ اس کے پاس دولت بھی ہے اور بیٹے بھی۔
(۱۵) جب اسے ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ ''یہ تو اگلے وقتوں کے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔''
(۱۶) ہم (اس کی) سونڈ (یعنی لمبی اِترانے والی ناک) پر داغ لگائیں گے۔
(۱۷) یقیناً ہم نے انہیں اسی طرح آزمائش میں ڈال رکھا ہے، جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمائش میں ڈالا تھا، جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ صبح سویرے اس کا پھل ضرور توڑ لیں گے۔
(۱۸) مگر وہ کوئی استثناء نہیں کر رہے تھے (یہ سوچ بھی نہیں رہے تھے کہ ہو سکتا ہے کہ نہ توڑ سکیں)۔
(۱۹) وہ سوئے پڑے تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے اُس (باغ) پر ایک پھرنے والی آفت پھر گئی۔
(۲۰) پھر وہ (باغ) ایسا ہو گیا جیسے پھل توڑا ہوا باغ۔ (۲۱) صبح کے وقت وہ لوگ ایک دوسرے کو پکار پکار کر کہنے لگے: (۲۲) ''اگر پھل توڑنے ہیں تو سویرے سویرے اپنے کھیت کی طرف نکل چلو۔''
(۲۳) غرض وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ: (۲۴) ''آج کوئی مسکین تمہارے پاس اُس (باغ) میں نہ گھسنے پائے'' (۲۵) چنانچہ وہ صبح سویرے ہی ارادہ کیے ہوئے وہاں جا پہنچے (گویا کہ ان کے لیے اپنا مقصد حاصل کرنا) پوری طرح ان کے اختیار میں ہو۔
(۲۶) پھر جب انہوں نے اسے دیکھا تو کہنے لگے: ''ہم ضرور بھٹک گئے ہیں۔ (۲۷) نہیں، بلکہ ہم تو محروم ہو گئے ہیں۔'' (۲۸) اُن میں جو سب سے درمیانی سوچ والا تھا، وہ بولا: ''میں نے تم سے کہا نہ تھا، تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟'' (۲۹) وہ پکار اُٹھے: ''پاک ہے ہمارا پروردگار! واقعی ہم قصوروار تھے''
(۳۰) پھر وہ ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر آپس میں ملامت کرنے لگے۔
(۳۱) پھر وہ کہنے لگے: ''افسوس ہے ہم پر! ہم واقعی سرکش ہو چکے تھے۔

عَسٰی رَبُّنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

كَذٰلِكَ الْعَذَابُؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ

الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَؕ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ وقفة كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ج ﴿۳۶﴾ اَمْ

لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ لا ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ج ﴿۳۸﴾ اَمْ

لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لا اِنَّ لَكُمْ لَمَا

تَحْكُمُوْنَ ج ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ج ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ج

فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ﴿۴۱﴾ یَوْمَ یُكْشَفُ

عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لا ﴿۴۲﴾

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌؕ وَقَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ

اِلَی السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا

الْحَدِیْثِؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ لا ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِیْ لَهُمْؕ

اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ

مُّثْقَلُوْنَ ج ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِۘ اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌؕ ﴿۴۸﴾

وقف لازم ۳ ع ۲

عند المتقدمین ۱۲

معٰ ۵

وقف لازم

(۳۲)ممکن ہے کہ ہمارا پروردگار ہمیں اس (کے پھلوں) کے بدلے میں ان سے بہتر عطا فرمائے۔ ہم یقیناً اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔''

(۳۳)ایسا ہوتا ہے عذاب۔اور آخرت کا عذاب تو (اس سے بھی) بڑا ہے۔کاش یہ لوگ یہ جانتے۔

رکوع (۲) قرآن حکیم ایک عالمی نصیحت نامہ ہے

(۳۴) یقیناً اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں آرام وراحت کی جنتیں ہیں۔ (۳۵)تو کیا پھر ہم فرماں برداروں (مسلمانوں) کا حال مجرموں کا سا کردیں گے؟ (۳۶) تمہیں کیا ہوا؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ (۳۷) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے، جس میں تم (یہ) پڑھتے ہو؟ (۳۸) کیا اس میں تمہارے لیے ضرور وہی کچھ ہے جسے تم پسند کرتے ہو؟ (۳۹) کیا تمہارے لیے ہم پر قیامت کے دن تک کے لیے کچھ عہدو پیمان ثابت ہیں کہ تمہارے لیے یقیناً وہی کچھ ہوگا جس کا تم فیصلہ کرو؟ (۴۰) ان سے پوچھو کہ ان میں سے کون اس کی ضمانت دینے والا ہے۔(۴۱) کیا ان کے ٹھہرائے ہوئے کچھ شریک ہیں؟ تو پھر انہیں چاہیے کہ اپنے شریک ہی لے آئیں اگر یہ سچے ہیں۔ (۴۲) جس دن پنڈلی کھل جائے گی اور لوگوں کو سجدوں کے لیے بلایا جائے گا، تو یہ لوگ (سجدہ) نہ کرسکیں گے۔(۴۳) اُن کی نگاہیں جھکی ہوں گی، ذلت ان پر چھارہی ہوگی۔ یہ جب صحیح وسالم تھے، اُس وقت انہیں سجدوں کے لیے بلایا جاتا تھا۔

(۴۴) (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) اس کلام کو جھٹلانے والوں کو ہم پر چھوڑ دو۔ ہم انہیں اس طرح آہستہ آہستہ (تباہی کی طرف) لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔(۴۵) میں ان کو مہلت دے رہا ہوں۔ میری تدبیر یقیناً بڑی مضبوط ہے۔(۴۶) کیا تم ان سے کوئی معاوضہ مانگتے ہو کہ یہ اس تاوان تلے دبے جاتے ہوں؟ (۴۷) یا کیا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے جسے یہ لکھ لیا کرتے ہوں؟

(۴۸) سو اپنے پروردگار کے فیصلہ تک صبر کرو۔ اور مچھلی والے (حضرت یونسؑ) کی طرح نہ ہو جانا، جب انہوں نے پکارا تھا اور وہ غم سے گھٹ رہے تھے۔

لَوْ لَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ
مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٥٠﴾ وَ اِنْ
یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۘ﴿٥١﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٥٢﴾ ع

اٰیَاتُهَا ٥٢ | (٦٩) سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّیَّةٌ (٧٨) | رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿١﴾ مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿٢﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿٣﴾
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا
بِالطَّاغِیَةِ ﴿٥﴾ وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ۙ﴿٦﴾
سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى
الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ۚ﴿٧﴾
فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿٨﴾ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ
قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۚ﴿٩﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ
فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿١٠﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی
الْجَارِیَةِ ۙ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿١٢﴾

(۴۹) اگر ان کے پروردگار کی مہربانی ان کے حال میں شامل نہ ہوجاتی، تو وہ ضرور برے حال میں چٹیل میدان میں ڈال دیے جاتے۔ (۵۰) آخر کار ان کے پروردگار نے انہیں منتخب کرلیا اور انہیں نیک بندوں میں شامل کردیا۔ (۵۱) جب یہ کافر لوگ نصیحت کے اس کلام کو سنتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمہیں اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''یہ ضرور دیوانہ ہے۔'' (۵۲) حالانکہ یہ تو سارے جہانوں کے لیے ایک نصیحت نامہ ہے۔

سورہ (۶۹)

آیتیں: ۵۲ — اَلْحَآقَّۃ (ہوکر رہنے والا واقعہ) — رکوع: ۲

مختصر تعارف

اس مکی سورت کی کل آیتیں ۵۲ ہیں۔ نام رکھنے کی وجہ پہلا ہی لفظ ہے، جس میں ''ہوکر رہنے والے واقعہ'' کا ذکر ہے۔ سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق پر ہونے، اور قیامت و آخرت کا ذکر ہے۔ آخر میں بتایا گیا ہے کہ قرآن حکیم نہ تو کسی شاعر کا کلام ہے اور نہ کسی کاہن کا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا کلام ہے۔ جو اسے جھٹلائے گا پچھتائے گا۔ حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسجد حرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس سورت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو اسلام ان کے دل کی گہرائیوں میں اترنا شروع ہوگیا۔ کچھ عرصہ بعد جب انہیں بہن کے گھر ایک بار پھر قرآن کی کچھ آیتیں پڑھنے اور غور کرنے کا موقع ملا تو وہ آخر کار مکہ ہی میں اسلام کے دائرہ میں آ گئے۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (۱) جب وہ عظیم واقعہ ہوگا!

(۱) وہ ہوکر رہنے والا واقعہ! (۲) وہ ہونے والا واقعہ کیا ہے؟ (۳) کیا تم جانتے ہو کہ وہ ہوکر رہنے والا واقعہ کیا ہے؟ (۴) ثمود اور عاد نے اچانک ٹوٹ پڑنے والی آفت کو جھٹلایا۔ (۵) تو پھر ثمود تو ایک سخت کڑک سے ہلاک کردیے گئے۔ (۶) رہے عاد، تو وہ ایک بڑی سخت طوفانی آندھی سے تباہ کردیے گئے، (۷) جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر برابر سات رات اور آٹھ دن مسلط رکھا۔ (تم وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہ لوگ وہاں اس طرح گرے پڑے تھے جیسے وہ اُکھڑے ہوئے کھجور کے بوسیدہ تنے ہوں۔ (۸) اب کیا تمہیں ان میں کی کھڑی کوئی چیز باقی بچی نظر آتی ہے؟ (۹) فرعون، اور اس سے پہلے کے لوگوں اور الٹی ہوئی بستیوں نے (یہی) بڑی خطا کی۔ (۱۰) ان سب نے اپنے پروردگار کے رسولؑ کی نافرمانی کی۔ اس نے انہیں بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔ (۱۱) جب پانی میں طوفان آیا تو ہم نے تمہیں تیرتی کشتی میں سوار کردیا تھا۔ (۱۲) تاکہ ہم اسے تمہارے لیے ایک سبق بنا دیں، اور بعد میں سن کر کان سے یاد رکھیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ
وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ
الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿۱۶﴾
وَّالْمَلَكُ عَلٰۤی اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ
يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا
كِتٰبِيَهْ ۚ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ
عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ۬ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِیْ لَمْ
اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۚ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۚ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ
الْقَاضِيَةَ ۚ﴿۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِيَهْ ۚ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِيَهْ ۚ﴿۲۹﴾
خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ
ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ؕ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۙ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ﴿۳۴﴾

(۱۳) پھر جب صور میں ایک دفعہ پھونک ماردی جائے گی، (۱۴) اور زمین اور پہاڑوں کو اُٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا، (۱۵) اُس دن وہ واقعہ پیش آئے گا۔
(۱۶) آسمان پھٹ جائے گا۔ تب وہ اس دن بالکل بودا ہو جائے گا۔
(۱۷) فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے۔ آٹھ (فرشتے) اس دن تیرے پروردگار کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔
(۱۸) اُس دن تم لوگ پیش کر دیے جاؤ گے۔ تمہارا کوئی راز بھی چھپا نہ رہ جائے گا۔
(۱۹) جس کا اعمال نامہ اسے اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تو وہ کہے گا: ''لو پڑھو میرا اعمال نامہ!
(۲۰) یقینا میں سمجھتا تھا کہ مجھے میرا حساب ملنے والا ہے۔''
(۲۱) غرض وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا، (۲۲) اونچے مقام والی جنت میں، (۲۳) جس کے پھل لٹک رہے ہوں گے۔ (۲۴) (اُن سے کہا جائے گا) ''مزے سے کھاؤ پیو، اپنے اُن اعمال کے بدلے جو تم نے پچھلے دنوں میں کیے ہیں۔''
(۲۵) رہا وہ جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا ''اے کاش! میرا اعمال نامہ مجھے ملتا ہی نہ۔
(۲۶) اور میں جانتا ہی نہ کہ میرا حساب کیا ہے۔
(۲۷) کاش کہ وہی (دُنیاوی موت) خاتمہ کر دینے والی ہوتی۔
(۲۸) میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ (۲۹) میرا اقتدار مجھ سے چھن گیا۔''
(۳۰) (حکم ہوگا) ''اسے پکڑلو اور اسے طوق پہنا دو۔ (۳۱) پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔
(۳۲) پھر اسے ایک ایسی زنجیر میں جکڑ دو، جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔
(۳۳) بیشک یہ شخص نہ تو بزرگ و برتر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا تھا۔
(۳۴) نہ ہی مسکین کو کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝۳۵ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝۳۶ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝۳۷ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝۳۸ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝۳۹ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝۴۰ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝۴۱ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۲ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۳ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝۴۴ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝۴۵ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝۴۶ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝۴۷ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۸ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝۴۹ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝۵۱ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝۵۲

اٰیَاتُهَا ۴۴ (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝۱ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝۲ مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ۝۳ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝۴

(۳۵) سو آج یہاں نہ تو کوئی اس کا جگری دوست ہے۔ (۳۶) اور نہ ہی پیپ کے سوا کوئی کھانا، (۳۷) جو خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔‘‘

رکوع (۲) قرآن حکیم شاعروں اور کاہنوں کا کلام نہیں

(۳۸) سو میں ان (چیزوں) کی قسم کھاتا ہوں جو تم دیکھتے ہو، (۳۹) اور (ان کی بھی) جنہیں تم نہیں دیکھتے، (۴۰) یہ واقعی ایک معزز رسول کا قول ہے۔ (۴۱) یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے۔ مگر تم تو کم ہی ایمان لاتے ہو۔ (۴۲) اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے۔ تم لوگ کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔ (۴۳) یہ جہانوں کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ (۴۴) اگر یہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کوئی بات ہماری طرف خود منسوب کر دیتے، (۴۵) تو ہم ضرور (اس کا) دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ (۴۶) اور پھر واقعی اس کے دل کی رگ کاٹ ڈالتے۔ (۴۷) پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ (۴۸) بیشک یہ پرہیزگاروں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ (۴۹) ہمیں یقیناً معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ جھٹلانے والے ہیں۔ (۵۰) (ایسے) کافروں کے لیے یہ یقیناً حسرت (کا باعث) ہے۔ (۵۱) یہ بالکل یقینی حق ہے۔ (۵۲) سو اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کیا کرو۔

سورہ (۷۰)

آیتیں: ۴۴ | اَلْمَعَارِج (زینے) | رکوع: ۲

مختصر تعارف

اس مکی سورت کی کل آیتیں ۴۴ ہیں۔ عنوان آیت ۳ سے لیا گیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کو ’’ذِی الْمَعَارِج‘‘ یعنی ’’زینوں والا‘‘ کہا گیا ہے۔ کافر لوگ قیامت، آخرت اور جنت و جہنم کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چیلنج کیا کرتے تھے کہ ’’لے آؤ وہ قیامت جس سے تم ہمیں دھمکاتے ہو۔‘‘ سورت میں کافروں کی لغو باتوں کا جواب دیا گیا ہے۔ انہیں سدھرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ اور تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر وہ اپنی بے ہودگیوں سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ کوئی اور قوم لے آئے گا جو فرماں بردار ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (۱) عذاب سے صرف پرہیزگار ہی بچ سکیں گے

(۱) ایک مطالبہ کرنے والے نے اس عذاب کا مطالبہ کیا ہے جو ضرور واقع ہونے والا ہے، (۲) وہ کافروں کے لیے ہوگا جس کو کوئی دور کرنے والا نہیں، (۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا جو کہ زینوں والا ہے (۴) فرشتے اور روح اس کے حضور چڑھتے ہیں، ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوتی ہے۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ﴿۶﴾ وَّ نَرٰىهُ
قَرِیْبًا ﴿۷﴾ یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَ لَا یَسْـَٔلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ﴿۱۰﴾ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ یَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِ ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ
وَ اَخِیْهِ ﴿۱۲﴾ وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾
تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ
خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ
الْخَیْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
دَآىٕمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ الَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآىٕلِ
وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِیْنَ
هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ
غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا
عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۳۰﴾
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾

(۵) سوصبر کرو، شائستہ صبر، (۶) یہ لوگ اسے یقیناً دُور سمجھتے ہیں، (۷) مگر ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔
(۸) جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔
(۹) پہاڑ رنگ برنگ کے (دھنکے ہوئے) اُون جیسے ہو جائیں گے۔ (۱۰) کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو نہ پوچھے گا، (۱۱) حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جا رہے ہوں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس نے اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ میں دے دیا ہوتا اپنے بیٹوں کو، (۱۲) اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، (۱۳) اپنے خاندان کو، جو اُسے پناہ دیے ہوئے تھا، (۱۴) اور زمین کے سب لوگوں کو۔ اس کی بدولت اسے نجات مل گئی ہوتی (اس کا بھی امکان نہیں رہا)
(۱۵) ہرگز نہیں، وہ تو یقیناً بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی، (۱۶) جو کھوپڑی کی کھال اُتار دے گی۔
(۱۷) وہ اُسے پکارے گی، جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا ہوگا،
(۱۸) (مال) جمع کیا ہوگا، پھر اسے سنبھال سنبھال کر رکھا ہوگا۔
(۱۹) بیشک انسان بے صبرا پیدا کیا گیا ہے۔
(۲۰) جب اسے مصیبت چھوتی ہے تو گھبرا اُٹھتا ہے۔
(۲۱) جب اسے خوشحالی میسر آتی ہے تو کنجوسی کرنے لگتا ہے۔ (۲۲) سوائے اُن کے جو نمازی ہیں،
(۲۳) جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں، (۲۴) جن کے مالوں میں ایک مقررہ حق ہے،
(۲۵) مانگنے والے (خاموش) سوالی کا اور محتاج کا۔
(۲۶) جو قیامت کے دن کو حق مانتے ہیں، (۲۷) جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔
(۲۸) واقعی ان کے پروردگار کا عذاب ایسا نہیں کہ اس سے بے خوف رہا جائے۔
(۲۹) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں،
(۳۰) سوائے اپنی بیویوں یا اپنی لونڈیوں سے، کیونکہ ان پر (اس بارے میں) یقیناً کوئی الزام نہیں۔
(۳۱) البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں، وہی لوگ حد سے نکلنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِىْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾
اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ
وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا
نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا
يَوْمَهُمُ الَّذِىْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

اٰيَاتُهَا ۲۸ — (۷۱) سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ (۷۱) — رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾

(۳۲) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ولحاظ رکھنے والے ہیں، (۳۳) جو صحیح صحیح گواہیاں دینے والے ہیں، (۳۴) جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۳۵) ایسے ہی لوگ جنتوں میں اعزاز واکرام کے ساتھ ہوں گے۔

رکوع (۲) اُس عظیم دن کی چند جھلکیاں

(۳۶) (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ان کافروں کو کیا ہوا کہ آپ کی طرف دوڑے چلے آرہے ہیں؟ (۳۷) دائیں سے، بائیں سے، گروہ کے گروہ۔ (۳۸) کیا ان میں ہر شخص کو یہ ہوس ہے کہ اسے آرام وراحت کی جنت میں داخل کر دیا جائے؟ (۳۹) ہرگز نہیں، ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کی ان کو بھی خبر ہے۔ (۴۰) مگر نہیں، میں مشرقوں اور مغربوں کے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم اس پر واقعی قادر ہیں۔ (۴۱) کہ ہم ان کی جگہ بہتر (لوگ) لے آئیں۔ کوئی ہمارے اختیار سے باہر نہیں۔ (۴۲) سو انہیں اپنی بیہودہ باتوں اور کھیل تماشے میں پڑا رہنے دو، یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن کو پہنچ جائیں جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے! (۴۳) جس دن یہ قبروں سے تیزی سے اس طرح نکلیں گے جیسے کسی نشان راہ کی طرف دوڑ رہے ہوں، (۴۴) اُن کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اُن پر ذلت چھائی ہوگی۔ یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

سورہ (۷۱)

نوح (نوح علیہ السلام)

آیتیں: ۲۸ رکوع: ۲

مختصر تعارف

اس مکی سورت کی کل آیتیں ۲۸ ہیں۔ نام رکھنے کی وجہ پہلی ہی آیت ہے، جہاں سے حضرت نوحؑ کا نام لیا گیا ہے اور حق کی دعوت کے حالات شروع ہو جاتے ہیں۔ سورت میں شروع سے آخر تک حضرت نوحؑ کا قصہ ہی بیان ہوا ہے۔ یہ تاریخی قصہ صرف رسمی قصہ گوئی کے لیے بیان نہیں ہوا بلکہ اصل مقصد کافروں کو متنبہ کرنا تھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں بھی وہی رویہ اختیار کیے ہوئے ہو، جو حضرت نوحؑ سے متعلق اُن کی قوم نے کیا تھا۔ اور یہ کہ اگر تم باز نہ آئے تو تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو حضرت نوحؑ کی قوم کا ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (۱) حضرت نوحؑ کی اپنی قوم میں تبلیغ

(۱) یقیناً ہم نے (حضرت) نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ: ’’تم اپنی قوم کو خبردار کر دو، اس سے پہلے کہ ان پر ایک دردناک عذاب آجائے۔‘‘

(۲) انہوں نے کہا: ’’اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف خبردار کر دینے والا ہوں۔

اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوۡهُ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۝۳ يَغۡفِرۡ لَكُمۡ مِّنۡ
ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا
جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۴ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ
دَعَوۡتُ قَوۡمِىۡ لَيۡلًا وَّنَهَارًا ۝۵ فَلَمۡ يَزِدۡهُمۡ دُعَآءِىۡۤ
اِلَّا فِرَارًا ۝۶ وَاِنِّىۡ كُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ جَعَلُوۡۤا
اَصَابِعَهُمۡ فِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَاسۡتَغۡشَوۡا ثِيَابَهُمۡ وَاَصَرُّوۡا وَاسۡتَكۡبَرُوا
اسۡتِكۡبَارًا ۝۷ ثُمَّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّىۡۤ اَعۡلَنۡتُ
لَهُمۡ وَاَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۝۹ فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا
رَبَّكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ
مِّدۡرَارًا ۝۱۱ وَّيُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ
جَنّٰتٍ وَّيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ اَنۡهٰرًا ۝۱۲ مَا لَكُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰهِ
وَقَارًا ۝۱۳ وَقَدۡ خَلَقَكُمۡ اَطۡوَارًا ۝۱۴ اَلَمۡ تَرَوۡا كَيۡفَ خَلَقَ
اللّٰهُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝۱۵ وَّجَعَلَ الۡقَمَرَ فِيۡهِنَّ نُوۡرًا
وَّجَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا ۝۱۶ وَاللّٰهُ اَنۡۢبَتَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ
نَبَاتًا ۝۱۷ ثُمَّ يُعِيۡدُكُمۡ فِيۡهَا وَيُخۡرِجُكُمۡ اِخۡرَاجًا ۝۱۸

وقف لازم

(۳)(یہ پیغام لےکر) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

(۴) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک مہلت دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آ جاتا ہے تو پھر ٹالا نہیں جاتا۔ کاش تمہیں (اس کا) علم ہوتا۔''

(۵) اُنہوں نے عرض کیا، اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کے لوگوں کو رات دن پکارا۔

(۶) مگر میری پکار نے ان کے دور بھاگنے ہی میں اضافہ کیا۔(۷) بیشک جب بھی میں نے ان کو بلایا، تاکہ تو انہیں معاف کردے، انہوں نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں ٹھونس لیں اور اپنے آپ کو اپنے کپڑوں میں لپیٹ لیا۔ وہ اَڑ گئے ہیں اور سخت تکبر کرتے ہیں۔

(۸) پھر (بھی) یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے بلایا۔

(۹) پھر میں نے انہیں علانیہ بھی سمجھایا اور بالکل خفیہ بھی سمجھایا۔

(۱۰) میں نے کہا: ''اپنے پروردگار سے معافی مانگو۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۱) وہ تم پر کثرت سے بارشیں برسائے گا۔(۱۲) مال اور بیٹوں سے تمہیں نوازے گا۔ تمہارے لیے باغ فراہم کردے گا۔ تمہارے لیے نہریں بہادے گا۔

(۱۳) تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کی اُمید نہیں رکھتے؟

(۱۴) حالانکہ اُسی نے یکے بعد دیگرے مرحلوں میں تمہاری پرورش کی۔

(۱۵) کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان اوپر تلے بنائے؟

(۱۶) اور ان میں چاند کو روشنی بنایا۔ اس نے سورج کو چراغ بنایا۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ نے زمین سے ایک خاص طرح سے تمہاری پرورش کی۔

(۱۸) پھر وہ تمہیں اسی میں واپس لے جائے گا اور اسی سے تمہیں انجام کار پھر نکال کھڑا کرے گا۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ ج وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ ج وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ ج وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ۬ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

ع ۲۰/۹ — ع ۲/۸ النصف ۱۰

(۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّیَّةٌ (۴۰)

اٰیَاتُهَا ۲۸　رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ لا

(۱۹) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین کو فرش کی طرح بچھا دیا۔ (۲۰) تا کہ تم اس کے کھلے راستوں میں چلو،"

رکوع (۲) حق کا انکار کرنے والوں کی تباہی کے لیے حضرت نوحؑ کی دعا

(۲۱) (حضرت) نوحؑ نے کہا: میرے پروردگار! اُنہوں نے میری نافرمانی کی ہے۔ اور اُس کی پیروی کی جس کے مال اور اولاد نے اُن کے گھاٹے ہی میں اضافہ کیا۔ (۲۲) اُنہوں نے بڑا بھاری مکر کیا۔ (۲۳) اُنہوں نے کہا: "تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا، وَدّ کو، سواع کو، یغوث کو، یعوق کو اور نسر کو نہ چھوڑنا، (۲۴) انہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا۔ تو بھی ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دے۔" (۲۵) اپنی ہی خطاؤں کی بنا پر وہ غرق کیے گئے اور آگ میں جھونک دیے گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سوا انہیں کوئی مددگار میسر نہ آیا۔ (۲۶) (حضرت) نوحؑ نے کہا: "میرے پروردگار! کسی کافر کو زمین پر آباد نہ رہنے دے! (۲۷) اگر تو نے انہیں چھوڑ دیا تو یقیناً تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے۔ بدکاروں اور ناشکروں ہی کو جنم دیں گے۔ (۲۸) میرے پروردگار، مجھے میرے ماں باپ کو، ہر اس شخص کو جو مومن کی حیثیت سے میرے گھر میں داخل ہو اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرما دے۔ (ان) ظالموں کی ہلاکت میں اور اضافہ کر دے۔"

سورہ (۷۲)

آیتیں: ۲۸ | اَلجِنّ (جنّ) | رکوع: ۲

مختصر تعارف

اس مکی سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔ عنوان پہلی آیت سے لیا گیا ہے جس میں جنّوں کا ذکر ہے۔ کچھ جنوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فجر کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو بے حد متاثر ہوئے۔ چنانچہ وہ واپس جا کر اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اس واقعے کے مختصر بیان کے بعد لوگوں کو شرک ترک کرنے اور اللہ کے انعام کے حق دار ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ انہیں یہ بتا دیا گیا ہے کہ اگر وہ حق کی دعوت سے اسی طرح منہ موڑے رہے تو سخت عذاب سے دوچار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (۱) جنّوں کا قرآن سننا اور متاثر ہونا

(۱) (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) کہو "میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنّوں کے ایک گروہ نے (قرآن مجید) غور سے سنا پھر (اپنی قوم کے پاس واپس جا کر) کہنے لگے: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے،

يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ ﴿۲﴾
وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ ﴿۳﴾
وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوۡلُ سَفِيۡهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ
اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ
رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ يَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ
رَهَقًا ۙ ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمۡ ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ
اَحَدًا ۙ ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا
شَدِيۡدًا وَّشُهُبًا ۙ ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ
فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا
نَدۡرِيۡۤ اَشَرٌّ اُرِيۡدَ بِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ
رَشَدًا ۙ ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ
قِدَدًا ۙ ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَنۡ
نُّعۡجِزَهٗ هَرَبًا ۙ ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنۡ
يُّؤۡمِنۡ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخۡسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ
وَمِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ ؕ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

(۲) جو سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

(۳) اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بہت بلند ہے۔ اُس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد۔

(۴) اور یہ کہ ہم میں سے نادان لوگ اللہ کے بارے میں اس طرح کی باتیں کہتے رہے ہیں۔

(۵) اور یہ کہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ کی شان میں جھوٹ نہ بولیں گے۔ (۶) اور یہ کہ انسانوں میں کچھ آدمی جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے، سو اُنہوں نے جنّوں کی بد دماغی اور زیادہ بڑھا دی۔

(۷) اور یہ کہ انسانوں نے بھی وہی گمان کیا جیسا کہ تم نے گمان کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا۔ (۸) اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے سخت محافظوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔

(۹) اور یہ کہ ہم پہلے سن گن لینے کے لیے اُس (آسمان) میں بیٹھنے کی جگہ پا لیتے تھے۔ مگر جو اَب سننا چاہتا تو اپنی گھات میں ایک شعلہ تیار پاتا ہے۔

(۱۰) اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے یا اُن کا پروردگار اُنہیں سیدھا راستہ دکھانا چاہتا ہے! (۱۱) اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ نیک ہیں اور ہم میں سے کچھ اور طرح کے (بھی ہیں)۔ ہم مختلف طریقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

(۱۲) اور یہ کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم زمین پر اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہی بھاگ کر اُسے ہرا سکتے ہیں۔

(۱۳) اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ سو جو کوئی اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے گا، اُسے نہ تو کسی حق تلفی کا خوف ہوگا اور نہ ہی ظلم کا۔

(۱۴) اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ہم میں (حق سے) بھٹکے ہوئے ہیں۔ تو جو کوئی مسلمان ہو گیا، ایسے لوگوں نے بھلائی کا راستہ اختیار کر لیا۔

وَّاَنَّا مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ...

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ
اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾
لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ
عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ
اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا
يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؕ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ
بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾
قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ
دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ﴿۲۳﴾
حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ
نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا
تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا
يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ
فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ﴿۲۷﴾

ع ۱۹ ۱۱

(۱۵) اور جو حق سے بھٹکے ہوئے ہیں، وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے۔‘‘ (۱۶) اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انہیں یہ بھی کہہ دو کہ) اگر لوگ سیدھے راستے پر ثابت قدم رہتے تو ہم انہیں بہت زیادہ پانی سے سیراب کر دیتے۔ (۱۷) تاکہ اس (نعمت) سے اُن کی آزمائش کریں۔ جو اپنے پروردگار کی یاد سے منہ موڑے گا، وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ (۱۸) اور یہ کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اس لیے (اُن میں) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ (۱۹) اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ نماز میں اسے پکارنے کے لیے کھڑا ہوا تو وہ (کافر) اُن کے آس پاس ہجوم کی صورت میں اکٹھے ہو گئے۔

رکوع (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچانا ہے

(۲۰) کہو ’’میں تو بیشک صرف اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔‘‘

(۲۱) کہو ’’یقیناً میں تو نہ تمہارے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ بھلائی کا۔‘‘

(۲۲) کہو ’’مجھے اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اُس کے علاوہ کوئی پناہ گاہ پا سکتا ہوں۔

(۲۳) (میرا کام) صرف اللہ تعالیٰ کی بات اور اُس کے پیغام پہنچانا ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اُس کے لیے جہنم کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۴) یہاں تک کہ جب وہ اُسے دیکھ لیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جا رہا ہے، تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی تعداد کم ہے۔‘‘

(۲۵) کہو: ’’مجھے معلوم نہیں کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے کیا وہ قریب ہے یا میرا پروردگار اُس کے لیے کوئی لمبی مدت مقرر فرمائے گا۔

(۲۶) (وہ ہے) غیب کا جاننے والا۔ وہ اپنے بھید کی کسی کو خبر نہیں کرتا، (۲۷) البتہ جب کسی رسول کو وہ پسند کر لیتا ہے تو پھر وہ یقیناً اُس کے آگے اور پیچھے چلنے والے محافظ (فرشتے) لگا دیتا ہے۔

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
وَاَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ؑ ﴿۲۸﴾

ع ۲۹/۱۲

اٰیاتُها ۲۰ (۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) رُکُوعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا
سَنُلْقِیْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِیَ اَشَدُّ
وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿۷﴾
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا
يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ
اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾
وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ
وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ
رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

(٢٨) تا کہ وہ (عملاً) دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام واقعی پہنچا دیے ہیں۔ وہ ان کے پورے ماحول کا احاطہ کیے ہوئے رہتا ہے۔ اُس نے ہر چیز کی گنتی کر رکھی ہے۔''

سورہ (٧٣)

آیتیں: ٢٠ | اَلْمُزَّمِّل (چادر اوڑھنے والا) | رکوع: ٢

مختصر تعارف

اس مکی سورت میں ٢٠ آیتیں ہیں۔ نام رکھنے کی وجہ پہلی آیت میں رسول اللہ ﷺ کو ''چادر میں لپٹنے والا شخص'' کہہ کر مخاطب کرنا ہے۔ سورت کے اہم موضوع نماز کی اہمیت، انکساری کی ضرورت اور حق کا انکار کرنے والوں کا برا انجام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو نمازوں اور تہجد کی پابندی کی تلقین ہوئی ہے۔ مخالفوں کی حرکتوں پر صبر کرنے اور سارا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ حق کا انکار کرنے والوں کو اپنے رویّوں کے بُرے نتیجوں سے متنبہ کیا گیا ہے۔ آخر میں مسلمانوں کو آخرت کی تیاری کی تلقین ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (١) رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی کچھ ہدایتیں

(١) اے چادر میں لپٹنے والے! (٢) رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کرو، مگر تھوڑی سی رات، (٣) یعنی اس کا آدھا یا اس سے کچھ کم کرلو۔ (٤) یا اس سے (کچھ) بڑھا دو، اور قرآن حکیم کو خوب صاف صاف پڑھو۔ (٥) ہم تم پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔ (٦) بیشک رات کا اٹھنا نفس پر قابو پانے کے لیے بہت فائدہ دینے والا ہے اور (قرآن کریم) پڑھنے کے لیے مناسب ترین۔ (٧) دن کا وقت تمہاری مصروفیتوں کے لیے واقعی بہت ہوتا ہے۔ (٨) اور اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو۔ اور مکمل طور پر اُسی کے ہو رہو۔ (٩) وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو اُسی کو معاملہ سپرد کیے رہو۔ (١٠) یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں ان پر صبر کرو۔ عمدگی کے ساتھ ان سے الگ رہو۔ (١١) ان خوشحال جھٹلانے والوں کو مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی اور مہلت دو۔ (١٢) بیشک ہمارے پاس (ان کے لیے) بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے، (١٣) اور حلق میں پھنسنے والا کھانا، اور دردناک عذاب۔ (١٤) جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ بکھری ہوئی ریت کے ڈھیر ہو جائیں گے۔ (١٥) بیشک ہم نے تم لوگوں کے پاس اُسی طرح کا ایک رسول ﷺ تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسولؑ بھیجا تھا۔

فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾
فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِیْبَا ﴿۱۷﴾ صلے ۨالسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ط كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ج فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾ ع
اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ
وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ط وَاللّٰهُ
یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ط عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ
عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط عَلِمَ اَنْ
سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی لا وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ
یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ لا وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ صلے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ لا وَاَقِیْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ط
وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ
اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

ع ۱۹/۱۳ — ع ۲/۱۴

(۱۶) پھر فرعون نے اُس رسولؑ کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اُسے بڑی سختی کے ساتھ پکڑ لیا۔

(۱۷) اگر تم کفر کرو گے تو اُس دن سے کیسے بچو گے جو بچّوں کو بوڑھا کر دے گا؟

(۱۸) اور جسے آسمان پھاڑ کر نمودار کرے۔ اُس کا وعدہ تو ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

(۱۹) یقیناً یہ ایک نصیحت ہے۔ سو جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کی طرف راستہ پکڑ لے۔

رکوع (۲) اُتنی تلاوت کرو جتنی آسانی سے ہو سکے

(۲۰) یقیناً تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے ایک گروہ کبھی دو تہائی رات کے قریب (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) ایک تہائی رات (نماز میں) کھڑا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کی مقدار متعین کرتا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ تم اس کی ہمیشہ پابندی نہیں کر سکتے۔ سو اُس نے تم پر عنایت فرمائی۔ اب جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو، پڑھ لیا کرو۔ اُسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے، کچھ دوسرے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل کی تلاش میں سفر کر رہے ہوں گے۔ کچھ اور لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کر رہے ہوں گے، اس لیے جتنا اس (قرآن حکیم) میں سے آسانی سے پڑھا جا سکے، پڑھ لیا کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ جو کچھ خیر تم اپنے لیے آگے بھیج دو گے، اُسے اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ اُس سے زیادہ بہتر اور اجر میں بہت بڑا۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

اٰیَاتُهَا ۵۶ (۷۴) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّیَّةٌ (۴) رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ﴿۳﴾
وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ
تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾
فَذٰلِكَ یَوْمَىِٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ
یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا
مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۙ﴿۱۴﴾
ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۗ ۙ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ؕ﴿۱۶﴾
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ
قَدَّرَ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ
عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ
هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ۙ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ﴿۲۵﴾
سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ؕ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِیْ
وَلَا تَذَرُ ۚ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۚ ۖ﴿۲۹﴾ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ﴿۳۰﴾

سورہ (۷۴)

آیتیں: ۵۶ | اَلْمُدَّثِّر (اُوڑھنے لپیٹنے والا) | رکوع: ۲

مختصر تعارف

اس مکی سورت میں ۵۶ آیتیں ہیں۔ عنوان پہلی آیت سے لیا گیا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو المدثر یعنی "اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والا" کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔ غار حرا میں نازل ہونے والی پہلی وحی کے بعد ایک مدت تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی کا سلسلہ رکا رہا، جس سے آپ خاصے پریشان تھے۔ وحی کے سلسلہ کے بند رہنے کو فترۃ الوحی کہتے ہیں۔ یہ سورت اس فترہ کے فوراً بعد نازل ہوئی ہے۔ تنہائی پسندی کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اُٹھ کر اُن لوگوں کو خبردار کرنے کی تلقین کی گئی ہے، جو بدی اور گناہ میں بہت بُری طرح دھنستے چلے جا رہے تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلام کی تبلیغ شروع کی تو مکہ میں کھلبلی مچ گئی اور ہر سمت مخالفتوں کے طوفان اٹھ کھڑے ہوئے۔ سورت کے آخر میں وضاحت کی گئی ہے کہ قرآن حکیم ایک ہدایت نامہ ہے اور جو کوئی نیک راستہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مشن جاری رکھنے کی تلقین

(۱) اے اُوڑھنے لپیٹنے والے! (۲) اُٹھو اور خبردار کرو۔ (۳) اپنے پروردگار کی عظمت کا اعلان کرو۔ (۴) اپنے کپڑے پاک رکھو۔ (۵) گندگی سے دور رہو۔ (۶) اس غرض سے مت دو کہ پھر احسان جتاؤ۔ (۷) اپنے پروردگار کی خاطر صبر کرو۔ (۸) پھر جب صُور میں پھونک ماری جائے گی، (۹) تو وہ بڑا ہی سخت دن ہوگا، (۱۰) کافروں کے لیے آسان نہ ہوگا۔ (۱۱) چھوڑ دو مجھے اور اُسے جسے اکیلے میں نے پیدا کیا، (۱۲) میں نے اُسے بہت سا مال دیا، (۱۳) اور ساتھ رہنے والے بیٹے۔ (۱۴) اور اُس کے لیے زندگی گزارنے کا راستہ آسان کر دیا۔ (۱۵) پھر بھی اُسے ہوس ہے کہ میں (اسے) اور زیادہ دوں۔ (۱۶) ہرگز نہیں، وہ تو ہماری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ (۱۷) میں جلدی ہی اُسے ایک سخت چڑھائی پر چڑھواؤں گا۔ (۱۸) بیشک اُس نے کچھ سوچا اور کچھ اندازہ کیا۔ (۱۹) اللہ تعالیٰ کی مار ہو اُس پر، کیسا اندازہ کیا۔ (۲۰) اس پر پھر اللہ تعالیٰ کی مار ہو، کیسا اندازہ کیا۔ (۲۱) پھر اُس نے نظر دوڑائی۔ (۲۲) پھر پیشانی سکیڑی اور منہ بنایا۔ (۲۳) پھر پلٹا اور گھمنڈ میں آ گیا۔ (۲۴) آخر بولا: "یہ (قرآن) تو محض ایک جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ (۲۵) یہ تو محض ایک انسانی کلام ہے۔" (۲۶) میں اسے جلدی ہی جہنم میں جھونک دوں گا۔ (۲۷) تم کیا جانو وہ جہنم کیا چیز ہے؟ (۲۸) وہ نہ باقی رکھے گی، نہ چھوڑے گی۔ (۲۹) انسان کو جھلسا دینے والی۔ (۳۰) اُس پر اُنیس (محافظ فرشتے مقرر) ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىِٕكَةً ۪ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ
اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۙ لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ
اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۚ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۙ﴿۳۲﴾ وَالَّیْلِ
اِذْ اَدْبَرَ ۙ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَاۤ اَسْفَرَ ۙ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۙ﴿۳۵﴾
نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ۙ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ؕ﴿۳۷﴾
كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ۙ﴿۳۸﴾ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ؕۛ﴿۳۹﴾
فِیْ جَنّٰتٍ ۛؕ یَتَسَآءَلُوْنَ ۙ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۙ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ
فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۙ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ
نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ۙ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىِٕضِیْنَ ۙ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا
نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۙ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ؕ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ
شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ؕ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ۙ﴿۴۹﴾

ع ۱۳/۵

معانقۃ ۱۲ عند المتقدّمین ۱۲

(۳۱) ہم نے جہنم کے کارکن صرف فرشتے بنائے ہیں۔ ہم نے ان کی تعداد کو کافروں کے لیے آزمائش بنا دیا ہے، تاکہ کتاب والوں کو یقین آجائے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے۔ اور کتاب والے اور مومن کسی شک میں نہ رہیں۔ دل کے مریض اور کافر یہ کہیں کہ ''اس بیان سے بھلا اللہ تعالیٰ کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔'' اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔ تیرے پروردگار کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے۔ یہ انسان کے لیے محض ایک نصیحت ہے۔

رکوع (۲) یہ لوگ جہنم میں کیونکر پھینکے جائیں گے؟

(۳۲) ہرگز نہیں، قسم ہے چاند کی۔ (۳۳) اور قسم ہے رات کی، جب وہ پلٹنے لگے۔

(۳۴) اور قسم ہے صبح کی جب وہ روشن ہونے لگے۔

(۳۵) کہ یہ (خیر) بھی یقیناً بڑی بھاری چیزوں میں سے ایک ہے۔ (۳۶) جو انسان کے لیے ڈراوا ہے،

(۳۷) تم میں سے ہر اُس شخص کے لیے جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہونا چاہے۔

(۳۸) ہر شخص اپنے کیے کے بدلے میں رہن ہوگا، (۳۹) ''سوائے دائیں بازو والوں کے، (۴۰) (جو) جنتوں میں ہوں گے۔'' وہ ایک دوسرے سے مل کر پوچھیں گے، (۴۱) مجرموں سے ان کے بارے میں: (۴۲) ''تمھیں جہنم میں کیا چیز لے آئی ہے؟'' (۴۳) وہ جواب دیں گے ''ہم نمازیوں میں سے نہ تھے، (۴۴) نہ مسکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے، (۴۵) فضول باتیں کرنے والوں کے ساتھ ہم (بھی) باتیں بنایا کرتے تھے۔ (۴۶) قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے،

(۴۷) یہاں تک کہ وہ یقینی چیز (موت) ہم پر آپہنچی۔''

(۴۸) تو سفارشیوں کی سفارش اُن کے کسی کام نہ آئے گی۔

(۴۹) آخر اُن کو کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ (اس) نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں؟

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ
یُرِیْدُ كُلُّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾
كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾
فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ
هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

(۷۵) سُوْرَةُ الْقِیٰمَةِ مَكِّیَّةٌ (۳۱) — اٰیَاتُهَا ۴۰ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾
اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیْنَ
عَلٰۤی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ
اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ
الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾
یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰی
رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ
بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾

(٥٠) گویا کہ وہ خوف زدہ گدھے ہیں، (٥١) جو کسی شیرنی سے ڈر کر بھاگے جا رہے ہوں۔
(٥٢) نہیں بلکہ ان میں سے تو ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ اُسے کھلے صحیفے دیے جائیں۔
(٥٣) ہرگز نہیں، بلکہ وہ تو آخرت سے ڈرتے ہی نہیں۔ (٥٤) ہرگز نہیں، یقیناً یہ تو ایک نصیحت ہے۔
(٥٥) سو جو چاہے اس سے سبق حاصل کر لے۔ (٥٦) اور وہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہی ایسا چاہے۔ وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور جو (گناہ) بخشتا ہے۔

سورہ (٧٥)

آیتیں: ٤٠ — اَلۡقِيٰمَة (قیامت) — رکوع: ٢

مختصر تعارف

اس مکی سورت میں ٤٠ آیتیں ہیں۔ عنوان پہلی ہی آیت سے لیا گیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کی قسم کھائی ہے۔ سورت میں آخرت کا انکار کرنے والوں کے شبہوں اور اعتراضوں کا تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ قیامت اور آخرت کے ممکن اور واقع ہونے کے ثبوت کے لیے بڑی دلیلیں پیش کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (١) جب کوئی پناہ کی جگہ نہ ہوگی

(١) نہیں، میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔ (٢) نہیں، میں قسم کھاتا ہوں، ملامت کرنے والے نفس کی۔ (٣) کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیاں اکٹھی نہ کر سکیں گے؟ (٤) کیوں نہیں۔ ہم تو اس کے پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں۔ (٥) نہیں بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ آئندہ بھی بداعمالیاں ہی کرتا رہے۔ (٦) پوچھتا ہے ''آخر قیامت کا دن کہاں ہے؟'' (٧) پھر جب آنکھیں چندھیا جائیں گی، (٨) اور چاند بے نور ہو جائے گا، (٩) اور سورج اور چاند ملا دیے جائیں گے، (١٠) اُس دن انسان یہی کہے گا ''(اب) کدھر بھاگوں؟'' (١١) ہرگز نہیں، کوئی پناہ کی جگہ نہ ہوگی، (١٢) اُس دن صرف تیرے پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہوگا۔ (١٣) اُس دن انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا جتلا دیا جائے گا۔
(١٤) بلکہ انسان خود اپنی حالت سے خوب خبردار ہوگا۔

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ؕ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ
بِهٖ ؕ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۚۖ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ
فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ
تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ
بَاسِرَةٌ ۙ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا
بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ سکتة رَاقٍ ۙ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ
الْفِرَاقُ ۙ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ
يَوْمَئِذِ ﹰالْمَسَاقُ ؕ۠﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ؕ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى
لَكَ فَاَوْلٰى ۙ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ؕ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ؕ﴿۳۶﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ
يُّمْنٰى ۙ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ
مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ؕ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ
عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۠﴿۴۰﴾

ع ۳۰ / ۱۷

ع ۲ / ۱۸

(۱۵) چاہے وہ اپنی معذرتیں پیش کرتا پھرے۔ (۱۶) (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اس پر جلدی کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ (۱۷) اس کا جمع کر دینا اور پڑھوا دینا بلاشبہ ہمارے ذمہ ہے۔

(۱۸) تو جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں تو تم اُسے پڑھنے کی پیروی کرو۔

(۱۹) پھر اس کی وضاحت بھی یقیناً ہمارے ہی ذمہ ہے۔ (۲۰) نہیں بلکہ تم تو جلد حاصل ہو جانے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت رکھتے ہو۔ (۲۱) اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔

(۲۲) اُس دن کچھ چہرے رونق والے ہوں گے،

(۲۳) اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ (۲۴) کچھ چہرے اُس دن اُداس ہوں گے،

(۲۵) اور سمجھ رہے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ کوئی کمر توڑ برتاؤ ہونے والا ہے۔

(۲۶) ہرگز نہیں، جب (جان) حلق تک پہنچ جائے گی،

(۲۷) اور کہا جائے گا ''ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟'' (۲۸) اور وہ سمجھ لے گا کہ جدائی کا وقت ہے۔

(۲۹) اور پنڈلی سے پنڈلی جڑ جائے گی (یعنی ایک مصیبت پر دوسری مصیبت پڑ جائے گی)۔

(۳۰) وہ دن تیرے پروردگار کی طرف روانہ ہونے کا ہوگا۔

رکوع (۲) پہلی بار پیدا کرنے والا مُردوں کو پھر زندہ کر سکتا ہے

(۳۱) مگر اُس نے نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی۔ (۳۲) بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا۔

(۳۳) پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔ (۳۴) تیری کم بختی پر کم بختی (آنے والی ہے۔)

(۳۵) پھر (سن لے) تیری کم بختی پر کم بختی (آنے والی ہے)۔

(۳۶) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یونہی بے مقصد چھوڑ دیا جائے گا؟ (۳۷) کیا وہ منی کا ایک قطرہ نہ تھا، جو ٹپکایا گیا؟ (۳۸) پھر وہ لوتھڑا بنا، پھر اللہ تعالیٰ نے (اُسے) بنایا اور پھر اُسے ٹھیک ٹھاک کیا۔

(۳۹) پھر اُس کی دو قسمیں کر دیں۔ مرد اور عورت، (۴۰) تو کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دے؟

ایاتھا ۳۱ (۷۶) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مَدَنِیَّۃٌ (۹۸) رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا
مَّذْكُوْرًا ۝۱ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ نَّبْتَلِیْهِ
فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝۲ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا
وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝۳ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا ۝۴
اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝۵ۚ عَیْنًا
یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ۝۶ یُوْفُوْنَ
بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ۝۷ وَیُطْعِمُوْنَ
الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ
مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ۝۱۰ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ
الْیَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝۱۱ۚ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً
وَّحَرِیْرًا ۝۱۲ۙ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۚ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا
زَمْهَرِیْرًا ۝۱۳ۚ وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ۝۱۴

سورہ (۷۶)

آیتیں:۳۱ اَلدَّھْر (زمانہ) رکوع:۲

مختصر تعارف

اس مکی سورت میں ۳۱ آیتیں ہیں۔ نام رکھنے کی وجہ پہلی آیت کا لفظ الدھر یعنی زمانہ ہے۔ سورت کا دوسرا نام سورۃ الانسان ہے۔ جس کا ذکر دوسری آیت سے شروع ہوتا ہے جب کہ اس کا ذکر پہلی آیت میں دہر سے پہلے بھی ہے۔ یہ عنوان بھی پہلی آیت کے لفظ انسان سے لیا گیا ہے۔ سورت کا موضوع انسان کے اندر دنیا میں اپنی اصل حیثیت سے متعلق آگہی پیدا کرنا ہے۔ نیک اور برے انسانوں کے رویّوں اور رجحانوں کا مقابلہ کیا گیا ہے اور دونوں کے انجام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آخر میں واضح کیا گیا ہے کہ قرآن حکیم ایک نصیحت نامہ ہے۔ جو کوئی بھی چاہے اِسے راہنما بنا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (۱) جنتیوں کی بے مثال مہمان نوازی

(۱) کیا انسان پر زمانے کا ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے، جب وہ ذکر کے قابل کوئی چیز نہ تھا؟ (۲) بلا شبہ ہم نے انسان کو ایک ملے جلے نطفے سے پیدا کیا، تاکہ اس کا امتحان لیں۔ اسی لیے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ (۳) بیشک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، چاہے شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔ (۴) بلا شبہ کافروں کے لیے ہم نے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (۵) بیشک نیک لوگ شراب کے ایسے جام سے پئیں گے جس میں کافور کی ملاوٹ ہوگی۔ (۶) یہ ایک چشمہ ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ کے بندے پئیں گے اور اسے کثرت سے بہا سکیں گے۔ (۷) (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوگی۔ (۸) وہ اُس کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (۹) (اور اُن سے کہتے ہیں) ''ہم تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے نہ تو کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ (۱۰) یقیناً ہم تو اپنے پروردگار سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں۔'' (۱۱) سو اللہ تعالیٰ نے انہیں اُس دن کی آفت سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور سرور سے نوازا۔ (۱۲) اُن کے صبر کے بدلے میں اُنہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمایا۔ (۱۳) وہ وہاں اُونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں نہ تو سورج (کی گرمی) پائیں گے نہ سخت سردی۔ (۱۴) اُس (جنت) کے سائے اُن پر جھکے ہوں گے اور اُس کے پھل اُن کی پہنچ میں ہوں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿١٥﴾

قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا

كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ

عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۚ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا

مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾

عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ

مِن فِضَّةٍ ۚ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هَٰذَا

كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ ع إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ

آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ

اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ

الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ

وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾ ق

مر قرأ حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ۱۲

ع ۲۲ / ۹

(۱۵) اُن کے سامنے چاندی کے برتن اور پیالے گھمائے جا رہے ہوں گے جو شیشے کے مانند ہوں گے۔
(۱۶) شیشے وہ چاندی کی قسم کے ہوں گے، اور انہیں مناسب انداز سے بنایا ہوگا۔
(۱۷) اُنہیں وہاں ایسے پیالے سے پلایا جا رہا ہوگا جس میں سونٹھ کی ملاوٹ ہوگی۔
(۱۸) یہ ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل (میٹھا اور اچھے ذائقہ والا) ہے۔
(۱۹) ان کے آس پاس ایسے لڑکے دوڑتے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ جب تم انہیں دیکھو گے تو تم اُنہیں بکھرے ہوئے موتی سمجھو گے۔
(۲۰) تم جدھر بھی نگاہ دوڑاؤ گے تمہیں آرام و آسائش اور کسی بڑی سلطنت (کا سماں) نظر آئے گا۔
(۲۱) اُن کے اوپر باریک ریشم کے ہرے لباس اور اطلس کے کپڑے ہوں گے۔ انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اُن کا پروردگار اُنہیں پینے کی پاک چیزیں پلائے گا۔
(۲۲) بیشک یہی تمہاری جزا ہے۔ تمہاری کوشش مقبول ہوئی۔

رکوع (۲) کوئی قوم کسی وقت بھی تبدیل کی جا سکتی ہے

(۲۳) یقیناً ہم نے تم پر یہ قرآن حکیم تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے۔
(۲۴) اس لیے تم اپنے پروردگار کے حکم پر صبر کرو اور ان میں سے کسی گنہ گار یا کافر کی بات مت مانو۔
(۲۵) اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیا کرو!
(۲۶) اور رات کے لمبے وقتوں میں اسے سجدہ کرو اور اسی کی تسبیح کرتے رہو۔
(۲۷) یہ لوگ یقیناً جلدی ملنے والی چیز (دُنیا) ہی سے محبت رکھتے ہیں۔ اور آنے والے بھاری دن کو نظر انداز کیے ہوئے ہیں۔
(۲۸) ہم نے ہی ان کو پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کے جوڑ بند مضبوط کیے۔ مگر ہم جب چاہیں گے ان کی ساخت بدل دیں گے۔
(۲۹) بلاشبہ یہ ایک نصیحت نامہ ہے۔ سو جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف راستہ پکڑ لے۔
(۳۰) تم لوگ صرف وہی بات چاہ سکتے ہو جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑے علم والا، بڑی حکمت والا ہے۔

یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۱﴾ ع

رکوع ۲۰ ۹ ع

اٰیَاتُهَا ۵۰ (۷۷) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّیَّةٌ (۳۳) رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ الْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّ النّٰشِرٰتِ
نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ
نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾
وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا
الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَ مَاۤ
اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾
اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ
نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ
نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾
اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖۗ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾
وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

(۳۱) وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ مگر اُس نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورہ (۷۷)

آیتیں: ۵۰ | اَلْمُرْسَلٰت (بھیجی جانے والیاں) | رکوع: ۲

مختصر تعارف

اس مکی سورت میں ۵۰ آیتیں ہیں۔ عنوان پہلی ہی آیت سے لیا گیا ہے جس میں لفظ "المُرسَلٰت" (یعنی بھیجی جانے والیاں) آیا ہے۔ سورت کا موضوع قیامت اور آخرت کی وضاحت ہے۔ لوگوں کو اس کے اقرار اور انکار کے نتیجوں سے خبردار کیا گیا ہے۔ آخر میں اعلان کر دیا گیا ہے کہ جو شخص قرآن حکیم سے بھی ہدایت نہیں پاتا، اُسے دنیا کی کوئی بات بھی سیدھے راستہ پر نہیں لا سکتی۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (۱) فیصلے کے دن حق کا انکار کرنے والوں پر اللہ کا عذاب

(۱) قسم ہے اُن (ہواؤں) کی جو بھیجی جاتی ہیں۔ (۲) پھر تیزی و سختی سے چلتی ہیں۔ (۳) (بادلوں کو) اُٹھا کر پھیلاتی ہیں۔ (۴) پھر ان کو پھاڑ کر جدا کر دیتی ہیں۔ (۵) پھر اللہ کی یاد ڈال دیتی ہیں (دلوں میں)، (۶) عذر کے طور پر یا تنبیہ کے طور پر۔ (۷) جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ (۸) پھر جب ستارے ماند پڑ جائیں گے، (۹) جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا، (۱۰) جب پہاڑ گرد کی طرح اُڑائے جائیں گے، (۱۱) جب رسول معین وقت پر جمع کر دیے جائیں گے۔ (۱۲) کس دن کے لیے یہ کام ملتوی رکھا گیا ہے؟ (۱۳) فیصلہ کے دن کے لیے۔ (۱۴) تمہیں کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ (۱۵) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔ (۱۶) کیا ہم اگلوں کو ہلاک نہیں کر چکے؟ (۱۷) پھر اُنہی کے پیچھے بعد والوں کو چلاتے رہیں گے۔ (۱۸) ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ (۱۹) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔ (۲۰) کیا ہم نے تمہیں ایک معمولی پانی سے پیدا نہیں کیا؟ (۲۱) پھر اُسے ایک محفوظ جگہ (رحم) میں رکھا، (۲۲) ایک مقررہ مدت تک۔ (۲۳) غرض ہم نے ایک اندازہ ٹھہرایا۔ ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں۔
(۲۴) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔ (۲۵) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟

اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ
وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾
اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ
ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾
اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَیْلٌ
یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ لَا
یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۷﴾
هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ
لَكُمْ كَیْدٌ فَكِیْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۰﴾ ع اِنَّ
الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾
كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا
وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ
لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ
یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

ع ۱ ۲۱

ع ۲ ۲۲

(۲۶) زندوں کو بھی اور مُردوں کو بھی۔ (۲۷) ہم نے اس میں اُونچے اُونچے پہاڑ جما دیے۔ ہم نے تمہیں خوشگوار پانی پلایا۔ (۲۸) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔

(۲۹) چلو اب اُسی چیز کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (۳۰) چلو اُس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔ (۳۱) جو نہ ٹھنڈک پہنچانے والا ہے اور نہ شعلے سے بچانے والا۔ (۳۲) یقیناً وہ تینوں شاخیں محل جیسے (بڑے) انگارے برسائیں گی، (۳۳) گویا کہ وہ پیلے اُونٹ ہوں۔ (۳۴) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔

(۳۵) یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ کچھ نہ بول سکیں گے۔ (۳۶) اُنہیں عذر پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳۷) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔

(۳۸) یہ ہے فیصلے کا دن۔ ہم نے تمہیں اور اگلوں کو جمع کرلیا ہے۔ (۳۹) سو اَب اگر تمہارے پاس کوئی چال ہے تو تم مجھ پر چلاؤ۔ (۴۰) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔

رکوع (۲) اَب یہ قرآن حکیم کے علاوہ کس پر ایمان لائیں گے؟

(۴۱) بیشک پرہیزگار لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ (۴۲) اور (ان کے لیے) پھل ہوں گے، جو وہ چاہیں گے۔ (۴۳) اپنے اعمال کے بدلہ میں خوب مزے سے کھاؤ پیو۔ (۴۴) یقیناً ہم نیک لوگوں کو ایسے ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ (۴۵) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔

(۴۶) (اس دنیا میں) کھالو اور مزے لوٹ لو کچھ مدت تک۔ حقیقت میں تم لوگ مجرم ہو۔ (۴۷) اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔

(۴۸) جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے ''جھکو''، تو نہیں جھکتے۔ (۴۹) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔

(۵۰) اب اس (قرآن حکیم) کے بعد اور کون سا کلام ایسا ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے؟